

ماہ رمضان: فضائل اور برکتیں

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے ڈیڑھ سال بعد مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض کیے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ کا ارشاد نازل ہوا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ. (البقرہ ۲: ۱۸۳)

”اے ایمان والو، تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلے (دوسری امتوں کے) لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، توقع ہے تم پر ہیبرگار بن جاؤ۔“

روزہ عربی میں ’صوم‘ کہلاتا ہے۔ ’صوم‘ کے لفظی معنی ہیں: کسی چیز سے رک جانا اور اسے چھوڑ دینا۔ شریعت کی اصطلاح میں ’صوم‘ سے مراد یہ ہے کہ آدمی صبح صادق (اذان فجر سے پہلے سپیدی سحر) سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی ضرورت پوری کرنے سے باز رہے۔ قرآن مجید میں رمضان کے عظیم مہینے کی فضیلت کے تین وجوہ بیان کیے گئے ہیں:

۱۔ اس مہینے میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى
لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ.
”رمضان کا مہینا ہے جس میں قرآن پاک بنی نوع انسان کی ہدایت کی خاطر، راہ حق دکھانے والی واضح تعلیمات اور حق و باطل کا فرق کھولنے والی کتاب بنا کر نازل کیا گیا۔“

قرآن مجید اس سرزمین پر ہدایت اور روشنی کا ایک ہی سرچشمہ ہے۔ جو اس سے محروم ہے، وہ یقیناً ہدایت اور خیر سے محروم ہے۔

۲۔ اسی مہینے میں برکتوں والی ”لیلۃ القدر“ ہے۔ ارشاد بانی ہے:
 اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ
 الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ (شروع) کیا۔ تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر
 (القدر ۹۷: ۱-۳) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔“

چونکہ قرآن حکیم ماہ رمضان میں اور شب قدر میں نازل ہوا، اس سے ثابت ہوا کہ شب قدر رمضان ہی میں آتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو“ (بخاری، رقم ۲۰۲۱۔ مسلم، رقم ۲۷۳۳)۔

۳۔ اللہ نے اس پورے مہینے کے روزے فرض کر کے اپنے اپنی اس اہم عبادت کے لیے خاص فرمایا۔ ارشاد بانی ہے:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ ”سو تم میں سے جو یہ مہینا پائے، اسے لازم ہے کہ
 (البقرہ ۱۸۵: ۲) اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔“

رمضان کی انھی خوبیوں کی وجہ سے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ”مبارک مہینا“ قرار دیا (نسائی، رقم ۲۱۰۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۹۵۵)۔

رمضان کی بے شمار برکتیں ہیں:

”جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا۔ (اللہ کی طرف سے) منادی پکارتا ہے: اے خیر کے طالب، آگے بڑھ۔ اے برائی کے جو یا، رک۔ (تب) اللہ کی طرف سے بہت سوں کو دوزخ سے رہائی بخش دی جاتی ہے۔ ایسا (رمضان کی) ہر رات میں ہوتا ہے۔“ (ترمذی، رقم ۶۸۲۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۵۹۸)

”یہ وہ مہینا ہے جس میں مومن کی روزی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔“ (شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۶۰۸)
 ”جو رمضان میں ایمان کے ساتھ، ثواب کی نیت سے روزہ رکھتا ہے، اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کے ارادے سے نوافل پڑھنے کھڑا ہوتا ہے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے

جاتے ہیں۔“ (بخاری، رقم ۱۹۰۱۔ مسلم، رقم ۱۷۳۱)

”اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آتش جہنم سے رہائی اور نجات ہے۔“

(شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۶۰۸)

”اس مہینے میں جو شخص رب کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اپنی خوشی سے کوئی نفل نیکی کرے گا، وہ دوسرے

مہینوں کے فرض کے برابر اجر و ثواب پائے گا۔“ (شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۶۰۸)

ماہ رمضان کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس میں اسلامی تاریخ کے دو اہم واقعات رونما ہوئے۔ حق و باطل کی پہلی فیصلہ کن جنگ غزوہ بدر اسی مہینے میں ہوئی۔ اسی ماہ مبارک کے ایک دن کو اللہ نے ”یَوْمَ الْفُرْقَانِ“ (الانفال ۸: ۴۱) کہہ کر پکارا جس دن حق کو پہلی فتح حاصل ہوئی اور باطل سرنگوں ہوا۔ اس برکت والے مہینے رمضان ہی میں مکہ فتح ہوا۔ گویا اسلام کی پوری تاریخ ابتدا سے تکمیل تک اس مہینے سے ناتار کھتی ہے۔

ماہ رمضان ہر سال ہمیں انہی رشتوں کی یاد دہانی کرا دیتا ہے، اس کی آمد سے ہمیں نیا حوصلہ اور نیا ولولہ ملتا ہے اور ہم دینی ترقی کا ایک زینہ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اسی مہینے میں ہم فرض نمازوں کی بہتر پابندی سے، نوافل اور تراویح ادا کر کے اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کر کے سچے اور پکے مسلمان بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا شعور بلند ہوتا ہے اور اپنے فرائض منصبی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ یہ مہینا ہمیں انسانی ہم دردی اور دوسروں کے لیے قربانی کا درس بھی دیتا ہے۔ رضا الہی کے لیے بھوکا پیاسا رہنے سے ہم میں دوسروں کی بھوک اور تکلیف کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ روزے سے ہم ضبط نفس (self discipline) بھی سیکھتے ہیں، انواع و اقسام کے کھانے ہوتے ہوئے ان سے دور رہنا ہمیں جائز و ناجائز میں فرق سکھاتا ہے اور یہ سبق سکھاتا ہے کہ ہم اپنا حق تصرف بھی استعمال کر سکتے ہیں جب اس سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو۔ روزہ دار خلوت میں کھاپی سکتا ہے، لیکن وہ محض اپنے رب کی خاطر اس وقت بھی خور و نوش سے باز رہتا ہے جب کوئی بشر اسے دیکھ نہیں رہا ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”روزے کے سوا ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہوتا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، روزہ دار اپنی نفسانی خواہشات اور کھانے پینے کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے“ (بخاری، رقم ۱۹۰۴، ۷۹۲)۔